قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ
مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ اِسْتَطْعَمَاۤ
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ
غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً
وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي
الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
10 ع 12 1 وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ؏
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ ؕ



(75) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! میں نے آپ سے کہا تھا کہ جو کام میں کروں گا، آپ اس پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(76) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اس دفعہ کے بعد میں نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو مجھے اپنے سے الگ کر دیجیے گا، یقیناً آپ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ میرا ساتھ چھوڑنے میں حق بجانب ہوں کیونکہ میں نے دو دفعہ آپ کی حکم عدولی کی ہے۔

(77) پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی میں آئے جہاں کے باشندوں سے انھوں نے کھانا طلب کیا تو انھوں نے ان دونوں کو کھانا کھلانے اور ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے بستی میں ایک دیوار دیکھی جو ایک طرف جھکی ہوئی اور گرنے کے قریب تھی۔ خضر علیہ السلام نے اسے درست کر دیا حتی کہ وہ سیدھی ہوگئی۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا: اگر آپ اس کے درست کرنے کی اجرت لینا چاہتے تو لے سکتے تھے جبکہ ہمیں اس کی ضرورت بھی تھی، خصوصاً جب انھوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے بھی انکار کر دیا۔

(78) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: دیوار سیدھی کرنے کی اجرت نہ لینے پر آپ کا یہ اعتراض میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا باعث ہے۔ میں عنقریب آپ کو ان کاموں کی تفصیل بتاتا ہوں جو میں نے کیے اور آپ انھیں دیکھ کر صبر نہ کر سکے۔

(79) جہاں تک کشتی کا تعلق ہے جس کے توڑنے پر آپ نے مجھ پر اعتراض کیا تو وہ غریب لوگوں کی تھی جس پر وہ سمندر میں کام کرتے تھے۔ وہ اسے بچانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ میں نے چاہا کہ وہ میرے اسے توڑنے کی وجہ سے عیب دار ہو جائے تاکہ بادشاہ، جو ان کے آگے تھا، اس پر قبضہ نہ کرے۔ وہ ہر صحیح کشتی اس کے مالکوں سے چھین لیتا تھا اور ہر عیب دار کشتی چھوڑ دیتا تھا۔

(80) جہاں تک اس لڑکے کا تعلق ہے جس کے قتل پر آپ نے اعتراض کیا تھا تو اس کے والدین مومن تھے اور اللہ کے علم میں تھا کہ یہ کافر ہوگا، چنانچہ ہمیں خطرہ تھا کہ یہ بڑا ہو کر والدین کو اللہ کے ساتھ کفر و سرکشی پر آمادہ کرے گا اور وہ فرط محبت میں یا اپنی شدید محتاجی کی وجہ سے اس کی بات مان لیں گے۔ (81) چنانچہ ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کے بدلے ایک ایسا بیٹا عطا کرے جو دین اور نیکوکاری میں اس سے بہتر اور گناہوں سے دور رہنے میں اس سے اچھا ہو اور اس کی نسبت والدین سے زیادہ نرمی اور محبت کرنے والا ہو۔ (82) جہاں تک اس دیوار کا تعلق ہے جسے میں نے درست کیا اور آپ نے اعتراض کیا تو وہ اس بستی کے دو چھوٹے بچوں کی تھی جس بستی میں ہم آئے تھے اور ان بچوں کا باپ فوت ہو گیا تھا اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں بچوں کے لیے خزانہ دفن تھا۔ ان دونوں چھوٹے بچوں کا باپ نیک آدمی تھا، چنانچہ اے موسیٰ! آپ کے رب نے چاہا کہ وہ سمجھداری کی عمر کو پہنچ جائیں اور بڑے ہو جائیں اور اس کے نیچے مدفون اپنا مال نکال لیں۔ اگر دیوار اب گر جاتی تو ان کا مال ظاہر ہو جاتا اور ضائع ہو جاتا۔ یہ تدبیر آپ کے رب کی طرف سے ان دونوں بچوں کے لیے رحمت تھی۔ یہ کام میں نے اپنے اجتہاد سے نہیں کیے۔ یہ تفصیل ہے ان امور کی جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

جب اللہ تعالیٰ نے خضر علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا تو ساتھ ہی ذوالقرنین کا واقعہ بھی بیان کر دیا کیونکہ ان دونوں میں ایک چیز مشترک تھی کہ دونوں نے کمزوروں کی حمایت اور مدد کے لیے کوشش کی، چنانچہ فرمایا: (83) اے رسول! مشرک اور یہود آپ کا امتحان لینے کے لیے آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں: میں تمھیں اس کی کچھ باتیں بتاتا ہوں جن سے تم عبرت پکڑو اور نصیحت حاصل کرو۔

**فوائد:** ❀ کسی چیز پر کوئی حکم لگانے سے پہلے غور و فکر اور پوری تحقیق کر لینی چاہیے اور جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ ❀ تمام امور کا فیصلہ ظاہر پر ہوتا ہے اور مال و خون وغیرہ دنیاوی امور کے فیصلوں کا تعلق بھی ظاہر سے ہے۔ ❀ کسی بڑے شر سے بچنے کے لیے چھوٹی برائی کرنا جائز ہے، اسی طرح کسی بڑی مصلحت کے لیے چھوٹی مصلحت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ اپنے دوست سے اس وقت تک علیحدگی اختیار کرے نہ اس کا ساتھ چھوڑے جب تک اسے ملامت نہ کر لے اور پوری طرح اس پر حجت قائم نہ کر لے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ادب کا تقاضا ہے کہ اس کے بارے میں استعمال کیے جانے والے الفاظ میں یہ خاص خیال رکھا جائے کہ خیر کی نسبت اس کی طرف کی جائے مگر شر کی نسبت اس کی طرف نہ کی جائے۔ ❀ بلاشبہ نیک آدمی کے جان و مال اور اس کی اولاد کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُۥ فِى ٱلْأَرْضِ وَءَاتَيْنَٰهُ مِن كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ
سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ ٱلشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِى عَيْنٍ
حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَٰذَا ٱلْقَرْنَيْنِ إِمَّآ أَن
تُعَذِّبَ وَإِمَّآ أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُۥ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِۦ فَيُعَذِّبُهُۥ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ
ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُۥ جَزَآءً ٱلْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُۥ مِنْ أَمْرِنَا
يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ ٱلشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ
عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا
بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ ٱلسَّدَّيْنِ
وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا۟ يَٰذَا
ٱلْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰٓ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا
مَكَّنِّى فِيهِ رَبِّى خَيْرٌ فَأَعِينُونِى بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
رَدْمًا ﴿٩٥﴾ ءَاتُونِى زُبَرَ ٱلْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ ٱلصَّدَفَيْنِ قَالَ
ٱنفُخُوا۟ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَعَلَهُۥ نَارًا قَالَ ءَاتُونِىٓ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾



(84) بلاشبہ ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی اور اسے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہر طرح کا ساز و سامان عطا فرمایا اور وسائل مہیا کیے۔

(85) چنانچہ اس نے اپنا مطلوب پانے کے لیے ہمارے دیے ہوئے وسائل و اسباب اختیار کیے اور مغرب کا رخ کیا۔

(86) وہ زمین میں چلتا گیا حتی کہ جب وہ مغرب کی جانب آنکھ کو دکھائی دینے والے زمین کے آخری کنارے پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ گویا سورج سیاہ دلدل کے گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ اس نے مغرب کے آخری کنارے پر ایک کافر قوم کو پایا۔ ہم نے اسے اختیار دیتے ہوئے کہا: اے ذوالقرنین! تم چاہو تو انھیں قتل کر کے یا کسی دوسرے طریقے سے عذاب دو اور چاہو تو ان سے حسنِ سلوک کرو۔

(87) ذوالقرنین نے کہا: ہم انھیں اللہ کی عبادت کی دعوت دیں گے، پھر جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور وہ اس پر اڑا رہا، اسے ہم ضرور دنیا میں قتل کی سزا دیں گے، پھر وہ قیامت کے دن اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے عبرتناک عذاب دے گا۔

(88) اور ان میں سے جو اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک اعمال کیے تو اس کے لیے جنت ہے۔ یہ اس کے رب کی طرف سے اس کے ایمان اور عمل صالح کا بدلہ ہے اور ہم اپنے کام میں اس کے لیے آسانی اور نرمی ہی کا حکم دیں گے۔

(89) پھر وہ پہلی سمت کے مخالف دوسری سمت کو، یعنی سورج کے طلوع ہونے والی جانب چلا۔

(90) وہ چلتا گیا حتی کہ آنکھوں کو نظر آنے والی سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہے جو کھلے آسمان تلے رہتی ہے۔ ہم نے انھیں سورج کی تپش سے بچانے کے لیے گھر بنائے نہ درختوں کے سائے۔

(91) ذوالقرنین کا معاملہ اسی طرح تھا۔ اس کی جو قوت اور بادشاہی تھی، اس کی تمام تر تفصیلات ہمارے احاطۂ علم میں تھیں۔

(92) پھر وہ ان دونوں سمتوں، یعنی مشرق و مغرب سے ہٹ کر شمال کی جانب چلا۔

(93) وہ چلتا گیا حتی کہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک درے میں پہنچا تو وہاں اس نے ان دونوں کے اس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو اپنے سوا کسی کی بات نہیں سمجھتے تھے۔

(94) انھوں نے کہا: اے ذوالقرنین! بلاشبہ یاجوج اور ماجوج (ان کی مراد بنوآدم کی دو عظیم امتیں تھیں) قتل و غارت اور دیگر جرائم کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ کیا ہم آپ کو مال اکٹھا کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی رکاوٹ اور آڑ کھڑی کر دیں؟

(95) ذوالقرنین نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جو بادشاہت اور سلطنت مجھے عطا کی ہے، وہ میرے لیے تمھارے اس مال سے بہت بہتر ہے جو تم مجھے دو گے۔ تم افرادی قوت اور آلات کے ذریعے سے میرے ساتھ تعاون کرو، میں ان کے اور تمھارے درمیان آڑ بنا دیتا ہوں۔

(96) لوہے کے ٹکڑے لے آؤ۔ انھوں نے وہ حاضر کر دیے تو ذوالقرنین دونوں پہاڑوں کے درمیانی درے میں ان کی دیوار بنانے لگا۔ آخر کار جب اس نے ان کے درمیانی خلا کو دیوار کے ذریعے سے برابر کر لیا تو مزدوروں سے کہا: ان لوہے کے ٹکڑوں پر آگ جلاؤ حتی کہ جب وہ سرخ ہو گئے تو اس نے کہا: (گرم) تانبا لاؤ، میں اس پر انڈیل دوں۔

**فوائد:** ❀ بلاشبہ ذوالقرنین ایک مومن حکمران تھا۔ اس کا شمار ان بادشاہوں میں ہوتا ہے جنھوں نے دنیا پر حکومت کی اور سب لوگوں پر اس کا کنٹرول تھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے وسیع و عریض سلطنت دی تھی، نیز حکمت و ہیبت اور نفع بخش علم عطا کیا تھا۔

❀ حاکمِ وقت اور بادشاہ کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ عوام کے گھر بار کی حفاظت کرے اور ان کے اموال سے ان کی سرحدوں کی اصلاح کرے۔

❀ نیکوکار اور مخلص لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اعمال سرانجام دیتے رہیں۔

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ
هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ
وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ
عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا
عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا
نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا
وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

11 ع 19 2



(97) پھر یاجوج اور ماجوج اس دیوار کی بلندی کی وجہ سے اس پر چڑھ نہیں سکے اور اس کی مضبوطی کی وجہ سے اس کے نیچے سے سوراخ بھی نہیں کر سکے۔

(98) ذوالقرنین نے کہا: یہ دیوار میرے رب کی رحمت ہے جو یاجوج و ماجوج اور زمین میں ان کی فسادی سرگرمیوں کے درمیان حائل ہوگی اور انھیں دنگا فساد سے روکے گی، پھر جب قیامت سے پہلے وہ وقت آجائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکلنے کے لیے مقرر کیا ہے تو وہ اس دیوار کو زمین کے برابر کردے گا۔ دیوار زمین کے برابر کرنے اور یاجوج و ماجوج کے نکلنے کا ربانی وعدہ پکا ہے جس میں کوئی ردوبدل نہ ہوگا۔

(99) ہم آخری زمانے میں بعض مخلوقات کو اس طرح چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوجائیں گی اور صور پھونک دیا جائے گا۔ پھر ہم تمام مخلوقات کو حساب اور جزا کے لیے اکٹھا کر لیں گے۔

(100) اور ہم جہنم کافروں کے سامنے اتنی واضح شکل میں لے آئیں گے کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہے گا تاکہ وہ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ لیں۔

(101) ہم اسے ان کافروں کے لیے ظاہر کریں گے جو دنیا میں اللہ کے ذکر سے اندھے تھے کیونکہ ان کی آنکھوں پر پڑا ہوا پردہ اس میں رکاوٹ تھا اور وہ اللہ کی آیات قبول کرنے کی غرض سے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

(102) کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ فرشتوں، رسولوں اور شیطانوں میں سے میرے بندوں کو میرے علاوہ معبود بنالیں گے؟ ہم نے کافروں کے ٹھہرنے کے لیے جہنم کو بطور گھر تیار کر رکھا ہے۔

(103) اے رسول! کہہ دیں: اے لوگو! کیا ہم تمھیں عمل میں سب سے بڑے گھاٹے اور خسارے والے لوگوں کے بارے میں بتائیں؟

(104) وہ جو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ ان کی دنیا کی ساری محنت، جو وہ کرتے رہے، یقینی طور پر ضائع ہوگئی، حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ بڑی اچھی کوشش کر رہے ہیں اور عنقریب اپنے اعمال سے فائدہ حاصل کریں گے لیکن حقیقت اس کے خلاف نکلی۔

(105) یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی ان آیات کے انکاری ہیں جو اس کی توحید پر دلالت کرتی ہیں اور انھوں نے اللہ کی ملاقات کا بھی انکار کیا، چنانچہ ان کے اس کفر کی وجہ سے ان کے اعمال برباد ہوگئے، اس لیے قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہ ہوگی۔

(106) جو سزا ان کے لیے تیار کی گئی ہے، وہ جہنم ہے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور میری نازل کی ہوئی آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی جزا کا ذکر کیا تو مومنوں کی جزا کا تذکرہ بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

(107) بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کی عزت بڑھانے کی خاطر اعلیٰ جنتوں میں ان کے گھر ہوں گے۔

(108) وہ ان میں ہمیشہ آرام کریں گے، وہ وہاں سے نکلنے کا مطالبہ نہیں کریں گے کیونکہ کوئی جزا اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔

(109) اے رسول! کہہ دیں: میرے رب کے کلمات بہت زیادہ ہیں، چنانچہ اگر سمندر سیاہی بن جائے جس سے میرے رب کے کلمات لکھے جائیں تو اللہ سبحانہ کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر کا پانی ختم ہو جائے اور اگر ہم اتنے سمندر اور لائیں تو وہ بھی ختم ہو جائیں۔

**فوائد:** ❀ جنوں اور انسانوں کو قیامت کے میدانوں میں جمع کرنے سے ان کو دوبارہ زندہ کرنے اور اکٹھا کرنے کا اثبات ہوتا ہے اور یہ سب کچھ صور میں دوسری مرتبہ پھونکنے کے بعد ہوگا۔ ❀ قیامت کے دن سب سے زیادہ گھاٹے اور نقصان میں وہ لوگ ہوں گے جن کی کوششیں دنیا میں ضائع ہوگئیں اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کر کے بہت اچھا کر رہے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے کلمات، اس کے علم وحکمت اور اس کے بھید شمار کرنا ممکن نہیں حتی کہ اگر انھیں لکھنے کے لیے تمام چھوٹے بڑے سمندر اور دریا وغیرہ سیاہی بن جائیں تو بھی ان کا شمار نہ ہوسکے گا۔

ع 12 / 9 / 3

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝110

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝1 ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝2 اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِيًّا ۝3 قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝4 وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ
وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝5 يَّرِثُنِيْ
وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝6 يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝7 قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ
عِتِيًّا ۝8 قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ
مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝9 قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ۭ قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝10 فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝11



(110) اے رسول! کہہ دیں: میں تمھاری طرح انسان ہی ہوں، میری طرف وحی آتی ہے کہ بلاشبہ تمھارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ اللہ ہے، لہٰذا جو شخص اپنے رب کی ملاقات سے ڈرتا ہے، اسے چاہیے کہ اس کی شریعت کے مطابق عمل کرے اور اس میں اپنے رب کے لیے مخلص رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سورۂ مریم مکی ہے۔

**سورت کے بعض مقاصد:** مشرکوں اور عیسائیوں کے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے کے عقیدے کو باطل ثابت کرنا اور اللہ کی اپنے بندوں کے لیے وسیع رحمت کا بیان۔

**تفسیر:** (1) ﴿کٓھٰیٰعٓصٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(2) یہ آپ کے رب کی رحمت کا تذکرہ ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر کی۔ ہم اسے نصیحت حاصل کرنے کے لیے آپ کو بتا رہے ہیں۔

(3) جب انھوں نے چپکے چپکے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی تاکہ اس کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہو جائیں۔

(4) انھوں نے عرض کیا: اے میرے رب! بلاشبہ میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرے سر کی سفیدی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میں تجھ سے مانگ کر کبھی نامراد نہیں رہا بلکہ میں نے جب بھی تجھے پکارا ہے، تو نے میری دعا قبول کی ہے۔

(5) مجھے اپنے رشتہ داروں کے بارے میں ڈر ہے کہ وہ میری موت کے بعد دنیا میں مشغول ہونے کے سبب دین کا حق ادا نہیں کریں گے اور میری بیوی بانجھ ہے جو بچہ نہیں جَن سکتی، لہٰذا تو مجھے اپنے پاس سے معاون بیٹا عطا فرما۔

(6) جو میری نبوت کا وارث ہو اور آلِ یعقوب علیہ السلام کی طرف سے بھی اس کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے دین، اخلاق اور علم میں مقبول بندہ بنا۔

(7) سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انھیں آواز دی: اے زکریا! بلاشبہ ہم تمھیں خوشی کی خبر دیتے ہیں۔ یقیناً ہم نے تمھاری دعا قبول کر لی اور تمھیں بیٹا عطا کر دیا جس کا نام یحییٰ ہو گا۔ ہم نے اس سے پہلے کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا۔

(8) زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کہا: میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہو گا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں اور میں خود بڑھاپے اور ہڈیوں کی کمزوری کی آخری حد کو پہنچ چکا ہوں؟

(9) فرشتے نے کہا: معاملہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا کہ آپ کی بیوی بچہ جننے کے قابل نہیں اور آپ بھی انتہائی بوڑھے ہیں اور آپ کی ہڈیاں بھی نہایت کمزور ہو چکی ہیں، لیکن آپ کے رب نے فرمایا ہے: بانجھ ماں اور نہایت بوڑھے باپ سے یحییٰ پیدا کرنا آپ کے رب کے لیے نہایت آسان ہے۔ اے زکریا! یقیناً اس سے پہلے میں نے تمھیں پیدا کیا جبکہ تم کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھے کیونکہ تمھارے وجود کا دور دور تک نشان نہ تھا۔

(10) زکریا علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے جس سے میری تسلی ہو جائے اور وہ اس بات کی دلیل ہو کہ فرشتوں نے جو خوشخبری مجھے دی ہے، وہ پوری ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کی تمھیں خوشخبری دی گئی ہے، اس کے حاصل ہونے کی علامت یہ ہے کہ تم بغیر کسی بیماری کے تین دن تک لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے، جبکہ تم صحت مند اور تندرست ہو گے۔

(11) پھر زکریا علیہ السلام اپنی نماز والی جگہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو بات کیے بغیر انھیں اشارہ کیا کہ دن کے شروع اور آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔

**فوائد:** ❀ اپنی کمزوری اور عجز و انکسار کا اظہار اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے پسندیدہ ذریعہ ہے کیونکہ اس طرح اپنی قوت و طاقت کی نفی ہوتی ہے اور دل اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت سے جُڑ جاتا ہے۔ ❀ آدمی کے لیے مستحب ہے کہ وہ دعا کرتے وقت اپنے اوپر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرے اور ایسی باتوں کا اظہار کرے جو عاجزی کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ وہ دینی مصلحت کو باقی تمام مصلحتوں پر ترجیح دے اور اسی کا حریص اور خواہشمند رہے۔ ❀ عمدہ معنی والے نام رکھنا مستحب ہے۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ﴿12﴾ وَّحَنَانًا
مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿13﴾ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ
جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿14﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ
يُبْعَثُ حَيًّا ﴿15﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا
مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿16﴾ ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ڢ فَاَرْسَلْنَآ
اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿17﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿18﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿19﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ
يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿20﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ
هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ
اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿21﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿22﴾
فَاَجَاۗءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿23﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ
اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿24﴾ وَهُزِّيْٓ
اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿25﴾

ع 1 15 4 - وقف لازم

الربع



(12) پھر ان کے ہاں یحییٰ کی پیدائش ہوئی اور جب وہ اس عمر کو پہنچا جس میں مخاطب کیا جاتا ہے (یعنی نبوت کی عمر کو پہنچا) تو ہم نے اس سے کہا: اے یحییٰ! سنجیدگی اور پوری کوشش سے تورات پکڑ لو۔ ہم نے اسے بچپن ہی سے فہم، علم، ثابت قدمی اور عزم و ہمت عطا کی تھی۔

(13) ہم نے اس پر اپنی طرف سے خاص رحمت کی تھی اور اسے گناہوں سے پاک رکھا تھا اور وہ نہایت پرہیزگار تھا کہ اللہ کے حکموں پر عمل کرتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا تھا۔

(14) اور وہ اپنے والدین کے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کرنے والا اور لطف و کرم اور نیکی کرنے والا تھا۔ وہ اپنے رب اور اپنے والدین کی اطاعت کرنے میں تکبر نہیں کرتا تھا اور اپنے رب اور اپنے والدین کا نافرمان نہیں تھا۔

(15) اسے پیدائش کے روز ہی سے اللہ کی طرف سے سلامتی اور امن و امان حاصل تھا، نیز اس روز بھی جب وہ وفات پا کر دنیا چھوڑ دے گا اور اس دن بھی جب اسے روزِ قیامت زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ یہ تینوں مرحلے انسان کے لیے نہایت وحشت ناک ہوتے ہیں جن سے وہ گزرتا ہے۔ سو اگر ان میں امن ہو تو دوسرے مراحل میں کوئی خوف نہ ہوگا۔

(16) اے رسول! آپ اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں مریم (علیہا السلام) کے واقعے کا ذکر کریں جب وہ اپنے اہلِ خانہ سے دور چلی گئیں اور ان سے مشرق کی جانب ایک جگہ پر الگ ہوگئیں۔

(17) پھر انھوں نے اپنی قوم سے پردہ کرنے کے لیے ایک چادر تان لی تاکہ وہ لوگ انھیں اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھ سکیں تو ہم نے ان کی طرف جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور وہ مکمل انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ وہ اسے دیکھ کر ڈر گئیں کہ وہ ان سے کوئی برائی کرنا چاہتا ہے۔

(18) جب انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک مکمل انسانی شکل میں ان کی طرف بڑھ رہا ہے تو انھوں نے کہا: اے آنے والے! اگر تم متقی ہو، اللہ سے ڈرتے ہو تو میں تم سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اس بات سے کہ مجھے تم سے کوئی برائی پہنچے۔

(19) جبریل علیہ السلام نے کہا: میں بشر نہیں ہوں، میں تو بس آپ کے رب کی طرف سے قاصد ہوں۔ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو ایک پاکیزہ اور طاہر بیٹا عطا کروں۔

(20) مریم علیہا السلام نے تعجب سے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ خاوند یا کوئی دوسرا مرد میرے قریب نہیں آیا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے؟

(21) جبریل علیہ السلام نے ان سے کہا: معاملہ ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہا ہے کہ خاوند یا کوئی دوسرا مرد تمھارے قریب نہیں گیا اور نہ تم زانیہ ہی ہو، لیکن تمھارے پاک رب نے کہا ہے: بغیر باپ کے بچہ پیدا کرنا میرے لیے نہایت آسان ہے۔ تاکہ جو بیٹا تمھیں ملے، وہ لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی ہو اور تمھارے لیے اور اس پر ایمان لانے والوں کے لیے وہ ہماری طرف سے خاص رحمت ہو۔ تمھارے اس بچے کا پیدا ہونا اللہ کی قضا و قدر میں طے ہو چکا ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

(22) چنانچہ فرشتے کے پھونک مارنے کے بعد وہ حاملہ ہوگئیں، پھر انھوں نے لوگوں سے دور الگ جگہ تنہائی اختیار کر لی۔

(23) پھر انھیں دردِ زہ ہوا جو انھیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ مریم علیہا السلام نے کہا: کاش! میں اس دن سے پہلے مر جاتی اور میں کوئی قابلِ ذکر چیز نہ ہوتی کہ میرے بارے میں برا گمان کیا جاتا۔

(24) پھر ان کے قدموں کے نیچے سے عیسیٰ علیہ السلام نے آواز دی: غم نہ کرو۔ یقیناً تمھارے رب نے تمھارے نیچے پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا ہے جس سے تم پیو گی۔

(25) اور کھجور کا تنا پکڑو اور ہلاؤ تو یہ اسی لمحے تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔

**فوائد:** ❀ شرعی احکام کی بجا آوری میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا مطلوب ہے۔
❀ والدین سے حسنِ سلوک کرنے کی اللہ کے ہاں عظیم قدر و منزلت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو اپنے کمالِ قدرت کی واضح نشانیاں دکھانے کے باوجود انھیں کھجور کا پھل حاصل کرنے کے لیے اسباب اختیار کرنے کا حکم دیا۔

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا
فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾
فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾
يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾
فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي
مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ
حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ
عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ
لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا
صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ
يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾



(26) اب تازہ کھجوریں کھاؤ، پانی پیو، اپنے بیٹے سے کلیجہ ٹھنڈا کرو اور غم نہ کرو۔ پھر اگر تمھیں کوئی انسان نظر آئے اور وہ تم سے نومولود کے بارے میں پوچھے تو اسے کہہ دینا کہ میں نے اپنے رب کی خاطر بات نہ کرنے کا روزہ رکھا ہوا ہے اور آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ (27) چنانچہ مریم علیہا السلام اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ ان کی قوم نے ناگواری کے ساتھ انھیں کہا: اے مریم! تم نے بہت بری اور بے بنیاد حرکت کی ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا لے آئی ہے۔ (28) اے عبادت میں ہارون سے مشابہت رکھنے والی! (اور وہ ایک نیک آدمی تھا) نہ تیرا باپ زانی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ نیکوکاری میں معروف ایک پاک باز گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود تو نے بغیر باپ کے لڑکا کیسے جنم دیا ہے؟ (29) تو انھوں نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا جبکہ وہ گود میں تھا۔ قوم نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا: ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں؟ (30) عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے انجیل دی اور مجھے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی بنایا ہے۔ (31) اور میں جہاں بھی ہوں، اس نے مجھے بندوں کے لیے انتہائی نفع بخش بنایا ہے اور اس نے مجھے زندگی بھر نماز ادا کرنے اور زکاۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ (32) اس نے مجھے اپنی ماں سے حسنِ سلوک کرنے والا بنایا اور مجھے اپنے رب کی اطاعت سے تکبر کرنے والا نہیں بنایا اور نہ اس کی نافرمانی کرنے والا بنایا ہے۔ (33) اس نے مجھے میری پیدائش کے دن، میری وفات کے دن اور قیامت کو میرے دوبارہ جی اٹھنے کے دن شیطان اور اس کے چیلوں چانٹوں سے امن میں رکھا ہے، چنانچہ شیطان مجھے ان تین وحشت ناک مواقع پر دیوانہ اور مخبوط الحواس نہیں کر سکتا۔ (34) مذکورہ صفات والے شخص عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ ان کے بارے میں یہی باتیں برحق ہیں، نہ کہ وہ جو گمراہ لوگ کہتے ہیں جو ان کے معاملے میں شک کرتے ہیں اور اختلاف کا شکار ہیں۔ (35) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ اس سے پاک اور بری ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس پاک ذات کے لیے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ اس سے کہہ دے: ''ہو جا'' تو وہ ہر صورت میں ہو جاتا ہے اور جس کی شان ایسی ہو، وہ اولاد سے پاک اور بے نیاز ہے۔ (36) بلاشبہ اللہ پاک ہی میرا اور تمھارا سبھی کا رب ہے، لہٰذا تم اسی ایک کے لیے عبادت کو خالص کرو۔ یہ جو میں نے تمھارے سامنے ذکر کیا ہے، یہی سیدھا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تک پہنچاتا ہے۔ (37) چنانچہ اختلاف کرنے والوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کیا اور ان کی قوم ہی کے لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ بعض ان پر ایمان لائے اور انھوں نے کہا: وہ اللہ کے رسول ہیں اور دوسرے کچھ لوگوں نے ان کے ساتھ کفر کیا، جیسے یہود۔ اسی طرح کچھ گروہوں نے ان کے بارے میں غلو (مبالغہ) کیا۔ بعض نے کہا: وہ اللہ ہیں۔ دوسرے کچھ لوگوں نے کہا: وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے بلند و بالا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں اختلاف کرنے والوں کے لیے قیامت کے عظیم دن کی حاضری کے باعث ہلاکت ہے کیونکہ اس میں کئی مشاہدات ہوں گے اور حساب و عذاب ہوگا۔

(38) اس دن وہ کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے۔ وہ اس وقت سنیں گے جب سننا ان کے لیے نفع بخش نہیں ہوگا اور اس وقت دیکھیں گے جب دیکھنا ان کے لیے مفید نہیں ہوگا، لیکن ظالم لوگ دنیا کی زندگی میں واضح گمراہی میں پڑ کر سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور آخرت کے لیے تیاری نہیں کر رہے حتی کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے گی جبکہ وہ اپنے ظلم پر قائم ہوں گے۔

**فوائد:** ❀ مریم علیہا السلام کو بات نہ کرنے اور خاموش رہنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ بعض موقعوں پر خاموش رہنا باعثِ فضیلت ہوتا ہے۔ ❀ خاموشی کی نذر ماننا ہم سے پہلے لوگوں کی شریعت میں جائز تھا، جبکہ حدیث کے مطابق ہماری شریعت میں یہ ممنوع ہے۔ ❀ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں جو کچھ قرآن نے بتایا ہے، وہی قطعی برحق اور حتمی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور اس کے علاوہ تمام اقوال جھوٹ اور باطل ہیں جو رسولوں کی شان کے لائق نہیں۔ ❀ دنیا میں کافر حق سے بہرے اور اندھے ہوتے ہیں لیکن آخرت میں جب عذاب دیکھیں گے تو سب کچھ دیکھیں اور سنیں گے مگر اس وقت کا دیکھنا سننا انھیں ہرگز فائدہ نہ دے گا۔

وقف لازم
وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا
2 ع 25 5 يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا
نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَ
لَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ
يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ
إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن
يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ
أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾
قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَ
أَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا
أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن
دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾
3 ع 10 6 وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾



(39) اے رسول! لوگوں کو پچھتاوے کے دن سے ڈرائیں، جب برائی کرنے والا اپنی برائی پر پچھتائے گا اور نیک آدمی اس بات پر پچھتائے گا کہ اس نے زیادہ اطاعت کیوں نہ کی۔ جب لوگوں کے صحیفے لپیٹ دیے جائیں گے اور ان کے حساب کتاب کا معاملہ مکمل ہو جائے گا اور ہر ایک اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے انجام کو پہنچ جائے گا، حالانکہ دنیا کی زندگی میں وہ اس کے دھوکے کا شکار تھے، آخرت سے بے خبر تھے اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ (40) بلاشبہ مخلوق کے فنا ہونے کے بعد ہم ہی باقی رہنے والے ہیں۔ ان کے ختم ہونے اور ہمارے ان کے بعد باقی رہنے کی وجہ سے ہم ہی زمین اور اس پر موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے، ان کے مالک اور ان میں اپنی چاہت کے مطابق ہر قسم کا تصرف اور تبدیلی کرنے والے ہوں گے اور قیامت کے دن ہمارے اکیلے ہی کی طرف وہ سب حساب اور بدلے کے لیے لوٹائے جائیں گے۔ (41) اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کا ذکر کریں۔ بلاشبہ وہ نہایت سچ بولنے والے اور اللہ کی آیتوں کی تصدیق کرنے والے اور اللہ کی طرف سے نبی تھے۔ (42) جب انھوں نے اپنے باپ آزر سے کہا: اے ابا جان! آپ اللہ کے علاوہ اس بت کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو آپ کے اسے پکارنے پر آپ کی دعا نہیں سنتا اور اگر آپ اس کی عبادت کریں تو آپ کی عبادت نہیں دیکھتا۔ آپ سے نقصان دور کر سکتا ہے نہ آپ کے لیے نفع کھینچ کر لا سکتا ہے۔ (43) اے ابا جان! بلاشبہ میرے پاس بذریعۂ وحی علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، لہٰذا آپ میری پیروی کریں، میں سیدھے راستے کی طرف آپ کی راہنمائی کروں گا۔ (44) اے ابا جان! شیطان کی اطاعت کے ذریعے سے اس کی عبادت نہ کریں۔ بلاشبہ شیطان رحمان کا نافرمان ہے کہ اس نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو اس نے سجدہ نہ کیا۔ (45) اے ابا جان! اگر آپ اپنے کفر پر مر گئے تو میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے سخت عذاب پہنچے گا اور آپ شیطان سے دوستی کی وجہ سے عذاب میں بھی اس کے ساتھی بن جائیں گے۔ (46) آزر نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے ان بتوں سے منہ پھیرتا ہے جن کی میں عبادت کرتا ہوں؟ اگر تو میرے بتوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہ آیا تو میں تجھے ضرور پتھر مار مار کر ختم کر دوں گا۔ مجھ سے لمبے عرصے کے لیے دور چلا جا اور میرے ساتھ بات نہ کر اور نہ میرے ساتھ اکٹھے رہ۔ (47) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: میری طرف سے آپ کو سلام۔ میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ میں اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش اور ہدایت کی دعا ضرور کروں گا۔ بلاشبہ وہ میرے ساتھ نہایت لطف و کرم کرنے والا ہے۔ (48) اور میں تم سے اور تمھارے ان معبودوں سے علیحدہ ہوتا ہوں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اور میں اپنے اکیلے رب سے دعا کرتا ہوں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ امید ہے کہ جب میں اس سے دعا کروں گا تو وہ مجھے اپنی عطا سے نہیں روکے گا کہ میں اسے پکار کر محروم ہو جاؤں۔ (49) پھر جب وہ انھیں اور ان کے معبودوں کو چھوڑ کر چلے گئے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے تو ہم نے انھیں خاندان کو چھوڑنے کا بدلہ یہ دیا کہ انھیں اسحاق بیٹا عطا کیا اور پھر پوتا یعقوب بھی دیا اور ہم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔ (50) ہم نے انھیں اپنی رحمت سے نبوت کے علاوہ بہت زیادہ بھلائی بھی عطا کی اور لوگوں کی زبانوں پر ہمیشہ کے لیے ان کی اچھی تعریف جاری کر دی۔ (51) اور اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی خبر کا ذکر کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے تھے اور اللہ کے عظیم رسول اور نبی تھے۔

**فوائد:** ❀ جب ابراہیم علیہ السلام قوم کو چھوڑ کر گئے تو سیدہ سارہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ اس مناسبت سے اس تحفے کا ذکر کیا جو ان دونوں کو بیٹے اور پوتے کی صورت میں عطا کیا، پھر اسماعیل علیہ السلام کا مستقل ذکر کیا، جو اللہ تعالیٰ نے انھیں اسحاق علیہ السلام سے پہلے عطا کیا تھا۔ ❀ والدین کے ساتھ نہایت ادب و احترام، لطف و کرم اور نرمی سے بات کرنی چاہیے اور انھیں بلاتے وقت سب سے اچھے ناموں کا چناؤ کرنا چاہیے۔ ❀ نافرمانیاں بندے کے لیے اللہ کی رحمت کے حصول میں رکاوٹ بن جاتی ہیں اور اس پر رحمت کے دروازے بند کر دیتی ہیں۔ اسی طرح اطاعت گزاری اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ❀ ہر نیکوکار سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی نیکی کے مطابق اسے اچھی شہرت عطا کرے گا اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد تو نیکوکاروں کے امام ہیں۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَ
وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَ
كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ
مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

السجدۃ 5



(52) جہاں موسیٰ علیہ السلام کھڑے تھے، ان کی دائیں جانب پہاڑ سے ہم نے انھیں آواز دی اور ان کو سرگوشی کے لیے قریب کر لیا جہاں اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنا کلام سنایا۔

(53) ہم نے اپنی رحمت سے اور بطورِ انعام ان کو ان کے بھائی ہارون نبی عطا کیے۔ یہ ان کی اس دعا کا نتیجہ تھا جو انھوں نے اپنے رب سے اس بارے میں کی تھی۔

(54) اور اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خیر کیجیے۔ بلاشبہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ جب وعدہ کرتے تو ضرور وفا کرتے اور وہ عظیم رسول اور نبی تھے۔

(55) وہ اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم دیتے اور وہ اپنے رب کے نہایت پسندیدہ اور منظورِ نظر تھے۔

(56) اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں ادریس علیہ السلام کا تذکرہ کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت سچے اور اپنے رب کی آیات کی تصدیق کرنے والے تھے اور وہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔

(57) ہم نے انھیں نبوت عطا کر کے ان کی شان بلند کی اور وہ نہایت بلند مقام و مرتبہ والے تھے۔

(58) یہ سب حضرات جن کا ذکر اس سورت میں آیا ہے جن کی ابتدا زکریا علیہ السلام سے ہوئی اور اختتام ادریس علیہ السلام پر ہوا، یہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا انعام فرمایا اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنھیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور اولادِ ابراہیم اور اولادِ یعقوب سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں ہم نے اسلام کی ہدایت بخشی، انھیں اپنے برگزیدہ بندے بنایا اور نبوت عطا کی۔ جب وہ اللہ کی آیتوں کی قراءت سنتے تو اللہ کے ڈر سے روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

(59) پھر ان برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ایسے لوگ آئے جو نہایت برے اور گمراہ تھے جنھوں نے نمازیں ضائع کیں اور انھیں صحیح طرح ادا نہ کیا جیسا کہ ان سے مطالبہ تھا اور اپنی نفسانی خواہشات کے پجاری بن کر زنا جیسے بے حیائی پر مبنی گناہ کیے۔ بہت جلد انھیں دوزخ میں برے انجام اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(60) ہاں، جس نے اپنی کمی کوتاہی سے توبہ کر لی، اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو ان صفات والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے اعمال کے اجر میں ذرہ بھر کمی نہ ہوگی، خواہ تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو۔

(61) وہ ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہوں گے، جن میں داخل کرنے کا وعدہ رحمان نے اپنے نیک بندوں سے غائبانہ کر رکھا ہے۔ انھوں نے انھیں دیکھا نہیں مگر ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ جنت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے، وہ اگرچہ آنکھوں سے اوجھل ہے مگر ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔

(62) وہ اس میں کوئی فضول اور بے حیائی کی بات نہیں سنیں گے بلکہ ایک دوسرے کا سلام اور فرشتوں کی طرف سے کہا جانے والا سلام ہی سنیں گے اور صبح و شام حسبِ خواہش انھیں کھانا پیش کیا جائے گا۔

(63) ان مذکورہ صفات والی جنت کا وارث ہم اپنے ان بندوں کو بنائیں گے جو ہمارے حکم مانتے اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے تھے۔

**فوائد:** ❀ داعی کو ہمیشہ ایسے مددگاروں کی ضرورت رہتی ہے جو دعوت کے میدان میں اس کی مدد کریں۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کا اثبات ہوتا ہے۔

❀ وعدے کا سچا ہونا قابلِ تعریف عمل ہے اور یہ نبیوں اور رسولوں کے اخلاق میں سے ایک عمدہ عادت ہے۔ اس کے برعکس وعدہ خلافی ہے جو نہایت قابلِ مذمت صفت ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا
وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ
لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾
اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ
جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ
عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ
مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ
اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ
الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا
السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾

4 ع 15 7



اور جب اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کے اجر و ثواب کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیا کہ پرہیزگاری اللہ کے حکم کے سامنے رک جانے کا نام ہے، چنانچہ فرمایا: (64) اے جبریل! محمد ﷺ سے کہہ دیں: بلاشبہ فرشتے اپنی مرضی سے نازل نہیں ہوتے۔ وہ صرف اللہ کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہمیں مستقبل میں پیش آنے والا آخرت کا معاملہ بھی اللہ ہی کا ہے اور جو دنیا میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور جو دنیا و آخرت کے درمیان ہے، سب اللہ ہی کا ہے۔ اے رسول! آپ کا رب کوئی چیز بھولنے والا نہیں۔ (65) وہ آسمانوں کا خالق، زمین کا خالق، ان دونوں کا مالک، ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کا پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا ہے، لہٰذا اسی اکیلے کی عبادت کریں، وہی عبادت کا حقدار ہے اور اس کی عبادت پر ڈٹے رہیں۔ کوئی اس کا ہم پلہ، اس جیسا اور اس کے مشابہ نہیں جو عبادت میں اس کا شریک ہو۔ (66) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا منکر کافر شخص مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے: کیا بھلا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب مجھے قبر سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ بلاشبہ یہ بات تو عقل سے بہت دور ہے۔ (67) کیا دوبارہ اٹھائے جانے کے اس منکر کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا جبکہ وہ کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا؟ وہ پہلی تخلیق ہی سے دوسری تخلیق پر دلیل پکڑ لیتا، حالانکہ دوسری دفعہ پیدا کرنا زیادہ سہل اور آسان ہے۔ (68) اے رسول! آپ کے رب کی قسم! ہم ضرور انھیں ان کی قبروں سے نکال کر ان کے گمراہ کرنے والے شیطانوں کے ہمراہ حشر میں جمع کریں گے، پھر انھیں گھٹنوں کے بل جہنم کی طرف ذلیل کر کے لے جائیں گے۔ (69) ہم بڑی شدت اور سختی کے ساتھ ان گمراہ گروہوں میں سے ان کو باہر نکالیں گے جو زیادہ نافرمان تھے اور وہ ان کے لیڈر تھے۔ (70) یقیناً ہم خوب جانتے ہیں کہ آگ میں داخل ہونے اور اس کی گرمی اور سختی جھیلنے کا زیادہ حقدار کون ہے۔ (71) اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو وہ پل ضرور عبور کرنا ہے جو جہنم کے اوپر نصب ہے اور وہاں سے ہر ایک کا گزرنا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے جو اس نے کیا ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ (72) پھر ہم اس پل پر سے گزرنے کے بعد، ان لوگوں کو بچا لیں گے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے تھے اور ہم ظالموں کو گھٹنوں کے بل گرتا ہوا چھوڑ دیں گے۔ وہ دوزخ سے بھاگنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ (73) جب لوگوں کو ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والی واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا ٹھکانہ اور گھر اچھا ہے اور کس کی مجلس بہتر ہے، ہمارے گروہ کی یا تمھارے فریق کی؟ (74) کتنی ایسی امتیں گزری ہیں جنھیں ہم نے مادی برتری پر فخر کرنے والے ان کافروں سے پہلے ہلاک کیا۔ وہ مالی طور پر ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھیں اور وہ لوگ اپنے ظاہری رہن سہن اور لباس وغیرہ میں بھی ان سے بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ (75) اے رسول! کہہ دیں: جو اپنی گمراہی میں پاگل ہو تو رحمان اسے اور ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی گمراہی میں اضافہ ہو، حتی کہ جب وہ اس عذاب کا مشاہدہ کریں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، خواہ دنیا میں جلدی آنے والا عذاب ہو یا قیامت کے دن دیر سے آنے والا، تو اس دن انھیں ضرور علم ہو جائے گا کہ کس کی جگہ زیادہ بری ہے اور کس کے مددگار کم ہیں، کیا وہ ان کا گروہ ہے یا مومنوں کی جماعت؟

**فوائد:** ❀ بلاشبہ فرشتے اللہ کے قاصد ہیں جو وحی لانے والے ہیں۔ وہ انسانوں میں سے کسی نبی اور رسول پر صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ ❀ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ استطاعت کے مطابق اللہ کے حکم بجالانے میں مشغول رہیں اور ان پر ہمیشگی اختیار کریں۔ ❀ تمام مخلوقات (جن وانس) کو آگ پر پیش کیا جائے گا، یعنی پل پر سے گزرنا ہوگا، نہ کہ جہنم میں داخل ہونا ہوگا اور ایسا ہر صورت میں ہوگا۔ ❀ دینی معیار اور صحیح مفہوم جاہلوں اور عوام کے تصورات سے مختلف ہوتے ہیں۔ ❀ جو شخص گمراہی میں غرق اور کفر پہ ڈٹا ہوا ہو، اللہ تعالیٰ اسے اس کی جہالت اور اس کے کفر کی سرکشی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے حتی کہ اس کے دھوکا کھانے کا دورانیہ لمبا ہو جاتا ہے جو اس کے لیے زیادہ سخت پکڑ کا باعث بنتا ہے۔

وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ
بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ
الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ (ع 5/17/8)
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾
يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ
اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ
الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا
اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾
اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ
اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾



(76) اے رسول! گمراہی میں مزید بڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار کو دی جانے والی ڈھیل کے برعکس اللہ ہدایت والوں کو ایمان و اطاعت اور اعمالِ صالحہ میں بڑھاتا ہے جو ابدی سعادت اور رب تعالیٰ کے ہاں جزا کے اعتبار سے زیادہ نفع بخش ہیں اور انجام کے اعتبار سے بہت خوب ہیں۔ (77) اے رسول! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہمارے دلائل کا انکار کیا، ہماری وعید کی پروانہ کی اور کہا: اگر میں مرگیا اور دوبارہ اٹھایا گیا تو ضرور مجھے بہت زیادہ مال اور اولاد ملے گی۔ (78) کیا اسے غیب کا علم ہے اور وہ دلیل کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہے؟ یا اس نے اپنے رب سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے کہ وہ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا اور ہر صورت میں اسے مال اور اولاد عطا کرے گا؟ (79) معاملہ ہرگز ایسا نہیں جیسا اس نے خیال کیا۔ ہم اس کا قول و عمل ضرور لکھیں گے اور ہم اس کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے اسے عذاب پر عذاب دیں گے۔ (80) ہمارے اسے ہلاک کرنے کے بعد ہم ہی اس کے چھوڑے ہوئے مال و اولاد کے وارث ہوں گے اور وہ قیامت کے دن ہمارے پاس تنہا آئے گا اور اس سے اس کا مال و مرتبہ جس سے وہ فائدہ اٹھاتا تھا، چھین لیا جائے گا۔ (81) مشرکوں نے اللہ کے سوا غیروں کو اپنا معبود بنا لیا تاکہ وہ ان کے حمایتی اور مددگار رہوں جن کے ذریعے سے وہ غلبہ حاصل کریں۔ (82) معاملہ ایسے بالکل نہیں جیسے وہ خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہی معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، روزِ قیامت مشرکوں کی اس عبادت کا انکار کر دیں گے جو وہ ان جھوٹے خداؤں کی کرتے تھے اور وہ ان سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے دشمن بن جائیں گے۔ (83) اے رسول! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطان بھیجے اور انھیں کافروں پر مسلط کر دیا جو انھیں گناہوں اور اللہ کے دین سے روکنے پر خوب ابھارتے ہیں۔ (84) اے رسول! آپ اللہ سے ان کی جلد ہلاکت کا مطالبہ کر کے جلدی نہ کریں۔ ہم ان کی عمریں اچھی طرح گن رہے ہیں۔ جب ان کی مہلت کا وقت ختم ہو جائے گا تو ہم انھیں وہ سزا دیں گے جس کے وہ حقدار ہیں۔ (85) اے رسول! قیامت کا دن یاد کریں جب ہم رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اپنے رب سے ڈرنے والوں کو نہایت عزت و اکرام کے ساتھ ان کے پروردگار کی طرف مختلف گروہوں میں جمع کریں گے۔ (86) اور کافروں کو پیاسے ہی جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ (87) یہ کافر ایک دوسرے کی سفارش کا اختیار نہیں رکھیں گے سوائے ان کے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر دنیا میں اللہ سے اس کا عہد لیا ہو۔ (88) یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکوں نے کہا: رحمان نے اولاد بنائی ہے۔ (89) ایسی بات کہنے والو! یقیناً تم نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔

(90) قریب ہے کہ اس بری بات سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین میں دراڑیں اور شگاف پڑ جائیں اور قریب ہے کہ پہاڑ گر کر ڈھے جائیں۔

(91) یہ سب اس وجہ سے کہ انھوں نے رحمان کی طرف اولاد کی نسبت کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

(92) یہ بات کس طرح صحیح ہو سکتی ہے کہ رحمٰن نے اولاد بنائی ہے کیونکہ وہ اس سے پاک ہے۔ (93) آسمانوں میں جتنے فرشتے اور زمین میں جتنے انسان اور جن ہیں، سب ضرور قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے فرمانبردار بن کر پیش ہوں گے۔ (94) اللہ تعالیٰ نے ان سب کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے اور انھیں اچھی طرح گن رکھا ہے، لہٰذا ان میں سے کوئی فرد بھی اس سے چھپا ہوا نہیں۔ (95) ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس تن تنہا آئے گا۔ اس کا کوئی مددگار ہو گا نہ اس کے پاس مال ہی ہو گا۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ہدایت پر ثابت قدم رکھتا ہے، انھیں مزید توفیق اور نصرت عنایت فرماتا ہے اور ان کے لیے بدلے کے طور پر اپنی آیات نازل فرماتا ہے جس سے ان کا ایمان و یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ ❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ کافر نہایت بے وقوف اور سوچ اور فکر کا ہلکا ہوتا ہے۔ اس کی خواہشات بڑی چکنی چپڑی ہوتی ہیں جنھیں وہ آخرت میں یقیناً اس کے بالکل برعکس پائے گا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کر دیا ہے کہ وہ انھیں گمراہ کرتے رہتے ہیں اور انھیں برائی کا درس دیتے ہیں اور اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اس کی نافرمانی پر لگاتے ہیں۔ ❀ اہلِ علم و فضل اور نیکوکار اللہ کے حکم سے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ
وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ
بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ
مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

ع 6/16 9 النصف

## سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

طه ﴿١﴾ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن
يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ﴿٤﴾
الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ﴿٥﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ﴿٦﴾ وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴿٧﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿٩﴾ إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ
لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ
أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ﴿١١﴾ إِنِّي أَنَا
رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾

وقف لازم



(96) بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور ایسے نیک عمل کیے جو اللہ کو پسند ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا فرما دے گا، اس طرح کہ وہ خود بھی ان سے ضرور محبت کرے گا اور انھیں اپنے بندوں کا بھی محبوب بنا دے گا۔

(97) اے رسول! یقیناً ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں نازل کر کے آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے آپ پرہیزگار بندوں کو بشارت دیں جو میرے حکموں کی تعمیل کرتے اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ڈرائیں جو حق بات قبول کرنے کے معاملے میں سخت جھگڑالو اور سینہ زوری کرنے والے ہیں۔

(98) کتنی ہی ایسی قومیں تھیں جنھیں ہم نے آپ کی قوم سے پہلے ہلاک کیا، تو کیا آج ان میں سے کسی امت کی آہٹ آپ کو سنائی دیتی ہے؟ یا کیا ان کی آواز کی بھنک بھی آپ کے کان میں پڑتی ہے؟ اس لیے جب اللہ کا حکم ہوگا تو جو عذاب ان پر آیا، ان کے علاوہ لوگوں پر بھی آجائے گا۔

سورۂ طٰہٰ مکی ہے۔

**سورت کے بعض مقاصد:** قرآن کی ہدایت کی پیروی کرنا اور اس کے پیغام کو قبول کرنا سعادت مندی ہے جبکہ اس کی مخالفت کرنا بدبختی ہے۔

**تفسیر:** (1) ﴿طٰہٰ﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) اے رسول! ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ اپنی قوم کے اپنے اوپر ایمان نہ لانے پر حسرت و افسوس کرتے ہوئے خود کو گھائل کر لیں۔

(3) ہم نے یہ قرآن صرف ان لوگوں کی وعظ و نصیحت کے لیے اتارا جنھیں اللہ نے اپنی ذات سے ڈرنے کی توفیق دی ہے۔

(4) اس قرآن کو اس اللہ نے اتارا ہے جس نے زمین پیدا کی اور بلند و بالا آسمان بنائے۔ یہ قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ عظیم ذات کی جانب سے نازل ہوا ہے۔

(5) رحمٰن اپنے عرش پر اس طرح بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی عظمت و جلال کے لائق ہے۔

(6) اسی اکیلے پاک رب کی وہ تمام مخلوقات ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور جو مٹی کے نیچے ہیں۔ سب کو پیدا کرنے والا، سب کا مالک اور سب کی تدبیر کرنے والا وہی ہے۔

(7) اے رسول! اگر آپ اپنی بات علانیہ کریں یا اسے چھپائیں، تو یقیناً اللہ پاک ان سب باتوں کو جانتا ہے۔ وہ پوشیدہ بات اور پوشیدہ سے بھی پوشیدہ تر بات، مثلاً دلی خیالات کو بھی جانتا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(8) اللہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس ذاتِ واحد کے ایسے نام ہیں جو حسن اور خوبصورتی میں انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔

اور جب نبیٔ اکرم ﷺ اپنی قوم کی بے رخی اور حق سے منہ موڑنے کا سامنا کرنے لگے تو آپ کی تسلی کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذکر ہوا، چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا:

(9) اے رسول! یقیناً آپ کے پاس موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خبر آچکی ہے۔

(10) جب انھوں نے اپنے ایک سفر میں آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے کہا: تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے کہ میں اس آگ کا کوئی انگارا تمھارے پاس لاؤں یا وہاں مجھے کوئی راستہ بتانے والا مل جائے۔ (11) پھر جب وہ آگ والی جگہ پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ کہہ کر آواز دی: اے موسیٰ! (12) یقیناً میں ہی تمھارا رب ہوں، اب مجھ سے مناجات کے لیے اپنے جوتے اتار دو، بلاشبہ تم ایک پاک وادی (طویٰ) میں ہو۔

**فوائد:** ❀ قرآن مجید کے نزول کا یہ مقصد نہیں کہ عبادت میں اپنے نفس کو تھکا دیا جائے اور اسے بے جا مشقت میں ڈالا جائے۔ یہ تو یقیناً نصیحت بھری کتاب ہے جس سے وہی لوگ نفع حاصل کرتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے تخلیق اور حکم کا ایک ساتھ ذکر کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اس کی تخلیق حکمت سے خالی نہیں، اسی طرح وہ جو حکم دیتا ہے یا جس سے منع کرتا ہے، وہ بھی سراسر عدل و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ ❀ خاوند پر فرض ہے کہ وہ بیوی کی غذا، لباس، رہائش اور سردی (و گرمی) سے بچاؤ کے انتظامات کرے۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ
اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا
مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ
تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۪ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾
وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ اٰيَةً
اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ
طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ ع 1 24 10
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ
اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾
كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا
بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا
عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾



(13) اور اے موسیٰ! میں نے تمھیں اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کر لیا ہے، لہٰذا جو وحی میں تمھاری طرف کروں، اسے غور سے سنو۔ (14) بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس لیے تم مجھ اکیلے ہی کی عبادت کرو اور کامل طریقے سے نماز ادا کرو تاکہ اس میں مجھے یاد کرو۔ (15) بلاشبہ قیامت ہر صورت میں آنے والی اور واقع ہونے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں، اسی لیے اس کا وقت مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا، لیکن نبی کے بتانے کی وجہ سے وہ اس کی نشانیاں جانتے ہیں اور قیامت اس لیے واقع ہونی ہے کہ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے۔ (16) لہٰذا اس پر ایمان نہ رکھنے والا اور حرام کاموں کے حوالے سے اپنی خواہشات کا پجاری کوئی کافر تمھیں اس کی تصدیق کرنے سے اور عمل صالح کے ساتھ اس کے لیے تیاری کرنے سے ہرگز نہ روک دے کہ تم اس وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ (17) اے موسیٰ! یہ تمھارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ (18) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ میرا عصا ہے جس پر میں چلتے ہوئے ٹیک لگاتا ہوں اور اسے میں درخت پر مارتا ہوں تاکہ اس کے پتے میری بکریوں کے لیے گریں اور میرے لیے اس میں ان کے علاوہ دیگر فوائد بھی ہیں۔ (19) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! اسے پھینکو۔ (20) اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اسے پھینک دیا۔ وہ فوراً سانپ کی صورت میں بدل گیا اور بڑی تیزی اور پھرتی سے حرکت کرنے لگا۔ (21) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اپنا عصا پکڑ لو اور اس کے سانپ بننے سے نہ ڈرو۔ جب تم اسے پکڑو گے تو ہم اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ (22) اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لو، وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا لیکن برص (پھلبہری) کی بیماری سے نہیں۔ یہ تمھارے لیے دوسرا معجزہ ہے۔ (23) اے موسیٰ! ہم نے یہ دونوں معجزے تمھیں اس لیے دکھائے تاکہ تمھیں اپنی کچھ عظیم نشانیاں دکھائیں جو ہماری قدرت اور اس امر کی دلیل ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ (24) اے موسیٰ! فرعون کی طرف جاؤ، بلاشبہ وہ کفر اور اللہ کے خلاف سرکشی میں حد سے بڑھ چکا ہے۔ (25) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے تاکہ میں تکلیف برداشت کر سکوں۔ (26) اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔ (27) اور مجھے صاف اور رواں زبان میں بات کرنے کی طاقت دے۔ (28) تاکہ وہ میرا کلام سمجھیں جب میں انھیں تیرا پیغام پہنچاؤں۔ (29) اور میرے اہل میں سے کوئی میرا مددگار بنا دے جو میرے معاملات میں میری مدد کرے۔ (30) ہارون بن عمران کو، جو میرا بھائی ہے۔ (31) اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر۔

(32) اور اسے رسالت میں میرا شریک بنا۔ (33) تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔

(34) اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔

(35) بلاشبہ تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ ہمارے معاملات میں سے کوئی معاملہ تجھ سے چُھپا نہیں۔

(36) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو تم نے مانگا، ہم نے دے دیا۔

(37) اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔

(38) جب ہم نے تمھاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے مکر و فریب سے تمھاری حفاظت کی۔

**فوائد:** ❀ اہم امور کو بہت اچھے انداز میں غور سے سننا واجب ہے اور ان میں سب سے اہم اللہ کی طرف سے نازل کی ہوئی وحی ہے۔ ❀ موسیٰ علیہ السلام کی طرف پہلی وحی عقیدے کے دو بنیادی اصولوں پر مشتمل تھی اور وہ یہ ہیں: 1 اللہ کی توحید کا اقرار 2 قیامت پر ایمان۔ نیز ایمان کے بعد ایک اہم فریضے نماز کا ذکر کیا۔ ❀ مثبت نتائج اور کامیاب دعوت کے لیے داعیوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغامِ رسالت پہنچانے میں موسیٰ علیہ السلام کا تعاون کرنے کے لیے ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مقرر کیا۔ ❀ داعی کی یہ اہلیت بہت اہم ہے کہ وہ حاضرین کو سمجھانے کی مہارت رکھتا ہو۔

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ
بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ (وقف لازم)
أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ
فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ
يَا مُوسَىٰ ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي
وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾ اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُ
قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن
يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَا ۖ إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ
وَأَرَىٰ ﴿٤٦﴾ فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي
إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلَامُ
عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ﴿٤٧﴾ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن
كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ
كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ﴿٥١﴾



(39) ہم نے جب اسے الہام کر کے یہ حکم دیا کہ بیٹے کی پیدائش کے بعد اسے صندوق میں ڈال دینا اور اس صندوق کو دریا میں ڈال دینا، پھر عنقریب دریا اسے ہمارے حکم سے کنارے پر پھینک دے گا اور اسے میرا اور اس کا دشمن اٹھالے گا اور وہ ہے فرعون۔ میں نے تجھ پر اپنی محبت ڈال دی تو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگے اور تاکہ تو میری آنکھوں کے سامنے اور میری حفاظت ونگرانی میں پرورش پائے۔

(40) جب تیری بہن نکلی اور تابوت کے پیچھے پیچھے چلتی رہی اور جنھوں نے اسے پکڑا، اس نے ان سے کہا: کیا میں تمھیں اس کے بارے میں بتاؤں جو اس کی حفاظت کرے، اسے دودھ پلائے اور اس کی تربیت کرے؟ پھر ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا کر تجھ پر احسان کیا تاکہ وہ تیرے لوٹنے پر خوش ہو جائے اور تیری وجہ سے غمگین نہ ہو۔ اور تو نے قبطی کو مکا مار کر قتل کر دیا تو پھر ہم نے تجھے سزا سے بچا کر تجھ پر احسان کیا اور ہم نے تجھے بار بار پیش آنے والی کئی آزمائشوں سے بچایا۔ پھر تو نکلا اور اہلِ مدین میں کئی سال رہا، پھر اے موسیٰ! تو اس وقت آیا جو تیرے مجھ سے ہم کلامی کے لیے آنے کا وقت مقدر کر دیا گیا تھا۔

(41) میں نے تجھے اپنی رسالت کے لیے منتخب کر لیا کہ جو وحی میں تیری طرف کروں، وہ تو لوگوں تک پہنچا۔

(42) اے موسیٰ! تو اور تیرا بھائی ہارون ہماری نشانیاں لے کر جاؤ جو اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی دلیل ہیں اور میری طرف دعوت دینے اور مجھے یاد کرنے میں سستی اور کمزوری نہ دکھانا۔

(43) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کفر اور اللہ کے خلاف بغاوت میں حد سے بڑھ چکا ہے۔

(44) تم دونوں اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا جس میں سختی نہ ہو، شاید کہ وہ سمجھ جائے یا اللہ سے ڈرے اور توبہ کر لے۔

(45) موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے کہا: ہمیں خوف ہے کہ وہ دعوت کے مکمل ہونے سے پہلے ہی ہم پر کوئی زیادتی کرنے میں جلد بازی کرے یا ہم پر ظلم میں حد سے بڑھتے ہوئے ہمیں قتل کر دے یا کوئی اور تکلیف دے۔

(46) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا: تم ڈرو نہیں۔ میں اپنی نصرت وحمایت کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہوں۔ تمھارے اور اس کے درمیان جو بات ہوگی، میں اسے سن اور دیکھ رہا ہوں۔

(47) اب تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: اے فرعون! بلاشبہ ہم تیرے رب کے رسول ہیں، لہٰذا تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ ان کے بیٹوں کو قتل کر کے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھ کر انھیں عذاب نہ دے۔ یقیناً ہم تیرے رب کی طرف سے اپنی سچائی کی واضح دلیل اور نشانی بھی لائے ہیں۔ جو شخص ایمان لایا اور اس نے اللہ کی ہدایت کی پیروی کی، اس کے لیے اللہ کے عذاب سے بچنے کی ضمانت ہے۔

(48) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف وحی کی ہے کہ دنیا وآخرت میں عذاب اس شخص کو ملے گا جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور رسولوں کے لائے ہوئے پیغام سے منہ پھیرا۔

(49) فرعون نے ان دونوں کے لائے ہوئے پیغام کا انکار کرتے ہوئے کہا: اے موسیٰ! تمھارا وہ رب کون ہے جس کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو میری طرف بھیجا ہے؟

(50) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب شکل وصورت عطا کی ہے، پھر اس نے جس مقصد کے لیے مخلوق بنائی ہے، اس کی اس طرف راہنمائی کی۔

(51) فرعون نے کہا: تو پھر ان پچھلی امتوں کا کیا بنے گا جو کفر پر تھیں؟

**فوائد:** ❀ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کی کمال توجہ کا بیان اور اس اہمیت وتوجہ والے شرف میں سے انبیاء کے وارثوں کو بھی ان کے اللہ کے ساتھ تعلق کے بقدر حصہ ملتا ہے۔ ❀ مخلوقات کی عمومی ہدایت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ہر مخلوق اپنے ان منافع کے حصول کی کوشش کرتی ہے جو اس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور اپنے آپ سے نقصان دہ چیزوں کو دور کرتی ہے۔ ❀ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی فضیلت اور جس کے پاس قوت واقتدار ہو، اسے اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے وقت نرمی سے کام لینا چاہیے۔ اس انداز سے یہ فریضہ ادا کرنے والے کی حفاظت اللہ کے ذمے ہے۔ ❀ ماضی، حال اور مستقبل کا علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَ
أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿٥٣﴾
كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَىٰ ﴿٥٤﴾ مِنْهَا
خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ
آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ﴿٥٦﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا
بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٥٧﴾ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ
مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ
يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ
كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ﴿٦٢﴾ قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ
يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿٦٣﴾
فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ﴿٦٤﴾
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾

ع 2 / 30 / 11



(52) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: وہ امتیں جس پر تھیں، اس کا علم میرے رب کے پاس ہے جو لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ میرا رب ان کے علم میں غلطی نہیں کرتا اور ان کے بارے میں اسے جو علم ہے، وہ اسے بھولتا بھی نہیں۔

(53) میرے اس رب کے پاس جس نے زمین کو تمھارے لیے بچھا کر اسے رہنے سہنے کے قابل بنایا، تمھارے اس پر چلنے کے لیے اس میں مناسب راستے بنائے اور آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا۔ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف انواع و اقسام کی نباتات نکالیں۔

(54) اے لوگو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھارے لیے پیدا کی ہیں، ان میں سے کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ بلاشبہ ان مذکورہ بالا نعمتوں میں عقل والوں کے لیے اللہ کی قدرت و وحدانیت کے یقینی دلائل موجود ہیں۔

(55) زمین کی مٹی سے ہم نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور جب تم فوت ہو جاؤ گے تو دفن کے ذریعے سے تمھیں اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے روزِ قیامت تمھیں دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

(56) یقیناً ہم نے فرعون کے لیے اپنی مکمل نو نشانیاں ظاہر کیں اور اس نے ان کا مشاہدہ بھی کیا مگر پھر انھیں جھٹلایا اور اللہ پر ایمان لانے کی بات قبول کرنے سے رکا رہا۔

(57) فرعون نے کہا: اے موسیٰ! جو جادو تم لائے ہو، کیا اس کے ذریعے سے تم ہمیں مصر سے نکالنا چاہتے ہو تاکہ اس کی بادشاہت تمھارے لیے باقی رہے؟

(58) اے موسیٰ! ہم بھی تمھارے مقابلے میں تمھارے جیسا جادو لائیں گے، لہٰذا وقت اور جگہ کا تعین کر کے اپنے اور ہمارے درمیان ایک دن مقرر کر لو جس سے نہ ہم آگے پیچھے ہوں اور نہ تم اس کی خلاف ورزی کرو اور یہ برابر کی جگہ ہو جہاں دونوں فریق آسانی سے پہنچ سکیں۔

(59) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: ہمارے اور تمھارے درمیان جشن کے دن کا وعدہ ہے جہاں لوگ دن چڑھے اپنی عید منانے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ (60) چنانچہ فرعون لوٹ گیا اور پوری منصوبہ بندی کرنے کے بعد مقررہ دن اس جگہ آیا جو ایک دوسرے سے مقابلے کے لیے طے پائی تھی۔

(61) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بچ جاؤ، جادو کے ذریعے سے تم لوگوں کو جو دھوکا دیتے ہو، اس کے ذریعے سے اللہ پر جھوٹ نہ گھڑو، ورنہ وہ تمھیں اپنے عذاب سے ملیامیٹ کر دے گا اور یاد رکھو! اللہ پر جھوٹ گھڑنے والا ہر حال میں نقصان اٹھائے گا۔

(62) جادوگروں نے جب موسیٰ علیہ السلام کی بات سنی تو ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر آپس میں سرگوشی کی۔

(63) جادوگروں نے ایک دوسرے سے آہستہ سے کہا: بلاشبہ موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں اور وہ دونوں چاہتے ہیں کہ جو جادو وہ لائے ہیں، اس کے ذریعے سے تمھیں مصر سے نکال دیں اور تمھاری عالی شان روایات ختم اور تمھارا بہترین مذہب برباد کر دیں۔

(64) لہٰذا تم بھی اپنا معاملہ پوری طرح مضبوط کرو اور اس کے بارے میں کسی اختلاف کا شکار نہ ہو۔ پوری صف بندی کر کے آگے بڑھو اور ایک بار ہی وہ پھینکو جو تمھارے پاس ہے (یعنی اپنی زبردست مہارت کا مظاہرہ کرو)۔ آج کامیابی اسی کی ہے جو اپنے مخالف پر غالب آ گیا۔

(65) جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! تمھیں دونوں باتوں کا اختیار ہے کہ پہلے تم اپنا جادو پیش کر دو یا (اگر تم کہو تو) ہم اس کی ابتدا کرتے ہیں۔

**فوائد:** ❀ زمین سے مختلف قسموں اور رنگوں کی نباتات اور کھیتیاں نکالنا، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کسی بنانے والے کے وجود کی واضح دلیل ہے۔ ❀ ان آیات میں دوبارہ لوٹائے جانے کی دو واضح عقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں: زمین کے بنجر ہونے کے بعد اس سے نباتات نکالنا اور انسانوں کو اس سے نکالنا اور دوبارہ وجود بخشنا۔ ❀ فرعون کا کفر عناد اور دشمنی کی بنا پر تھا کیونکہ اسے صرف بتایا ہی نہیں گیا بلکہ اس نے نشانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور دل کی گہرائیوں سے انھیں تسلیم بھی کیا (مگر زبان سے اقرار نہ کیا)۔ ❀ موسیٰ علیہ السلام نے جشن کا دن منتخب کیا تاکہ سب لوگوں کے سامنے اللہ کا کلمہ بلند ہو، اس کا دین غالب آئے، کفر خاک آلود ہو اور یہ خبر ہر طرف پھیل جائے۔

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ
اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا
صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ
سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ
اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ
وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا
جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ
اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
الثُّلُثَة خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾
اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ
لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
3 ع 22 12 الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع

(66) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بلکہ تم پہلے پھینکو جو تمھارے پاس ہے۔ انھوں نے وہ پھینکا جو ان کے پاس تھا تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو انھوں نے پھینکی تھیں، وہ ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو تیزی سے حرکت کرتے سانپ معلوم ہونے لگیں۔

(67) تب موسیٰ علیہ السلام کو ان کی اس کارروائی سے دل ہی دل میں خوف محسوس ہوا۔

(68) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: جو تمھیں دکھائی دے رہا ہے، اس سے نہ ڈرو۔ اے موسیٰ! بلاشبہ تم ہی ان پر فتح یاب اور غالب ہو گے۔

(69) تمھارے دائیں ہاتھ میں جو لاٹھی ہے، اسے پھینکو تو یہ بڑے اژدہے کی شکل اختیار کر لے گی جو ان کے سارے جادو کو نگل جائے گا۔ انھوں نے جو کچھ کیا ہے، وہ صرف جادو کی ایک چال ہے اور جادوگر جہاں بھی ہو، وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(70) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ سانپ بن گئی اور جادوگروں نے جو کچھ گھڑا تھا، اس نے وہ سب کچھ نگل لیا۔ جادوگروں کو جب علم ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو کچھ ہے وہ جادو نہیں، وہ تو اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ سب اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ انھوں نے کہا: ہم موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(71) فرعون نے جادوگروں کے ایمان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اور انھیں دھمکی دیتے ہوئے کہا: کیا تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمھیں اس کی اجازت دیتا؟ اے جادوگرو! یقیناً موسیٰ تمھارا بڑا (اور استاد) ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے، اس لیے میں ضرور تم میں سے ہر ایک کے پاؤں اور ہاتھ مخالف سمت میں کاٹوں گا (یعنی دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا اس کے برعکس) اور تمھارے جسموں کو کھجور کے تنوں پر لٹکاؤں گا حتی کہ تم مر جاؤ اور تم دوسرے لوگوں کے لیے عبرت بنو۔ اس وقت تمھیں پتہ چلے گا کہ کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر پا ہے، میرا یا موسیٰ کے رب کا؟

(72) جادوگروں نے فرعون سے کہا: اے فرعون! ہم ان واضح آیات کی پیروی چھوڑ کر جو ہمارے پاس آئی ہیں، تیری اتباع کو کبھی ترجیح نہیں دیں گے۔ ہم تجھے کبھی اپنے پیدا کرنے والے اللہ پر فضیلت نہیں دیں گے۔ تو نے ہمارا جو کرنا ہے کر لے۔ ہم پر تیرا تسلط صرف اس فانی دنیا میں ہے اور بہت جلد تیرے اقتدار کا سورج ڈھل جائے گا۔

(73) بلاشبہ ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں، اس امید پر کہ وہ ہمارے پچھلے گناہ کفر وغیرہ معاف کر دے اور ہمارا جادو کا گناہ بھی معاف کر دے جس کے سیکھنے، اس میں مہارت پیدا کرنے اور اس کے ذریعے سے موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کے لیے تو نے ہمیں مجبور کیا۔ اللہ کی جزا اس انعام سے بہت بہتر ہے جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا اور جس عذاب کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے، اللہ کا عذاب اس سے زیادہ دیر پا ہے۔

(74) بلاشبہ صورت حال یہ ہے کہ قیامت کے دن جو اپنے رب کے پاس حالتِ کفر میں آیا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ نہ مرے گا کہ اس کے عذاب سے آرام پا جائے اور نہ سکھ کی زندگی جیے گا۔

(75) اور جو اپنے رب کے پاس روزِ قیامت حالتِ ایمان میں آیا کہ اس نے نیک اعمال بھی کیے ہوں تو ان عظیم صفات والے لوگوں کے لیے بلند و بالا منزلیں اور عالی شان درجات ہیں۔

(76) یہ درجے وہ ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ مذکورہ بدلہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو کفر اور نافرمانیوں سے پاک رہا۔

**فوائد:** ❀ جادوگر جس علاقے سے بھی آئے اور جو مرضی چال چلے، وہ کبھی نجات پا سکتا ہے نہ کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ جادو کے ذریعے سے اپنا اچھا یا برا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔ ❀ ایمان بڑے بڑے معجزات کو جنم دیتا ہے۔ یقیناً جادوگروں کا ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط تھا جس نے فرعون کا عذاب ان کے لیے دنیا میں آسان کر دیا اور انھوں نے فرعون کی دھمکیوں کی بالکل پروا نہ کی۔ ❀ اللہ کے باغیوں کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اہلِ حق اور پختہ اہلِ ایمان کو ذلیل و رسوا کرنے کے لیے سخت عذاب کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ
لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾
وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ
عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَ
عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا
قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ
مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾



(77) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو کسی رات مصر سے لے کر نکلو حتی کہ کسی کو ان کے نکلنے کی کانوں کان خبر نہ ہو۔ ان کے لیے سمندر میں لاٹھی مار کر خشک راستہ بناؤ اور بے خوف ہو کر گزر جاؤ، فرعون اور اس کے سردار تمھیں پکڑ نہیں سکیں گے اور نہ سمندر میں ڈوبنے سے ڈرو۔

(78) چنانچہ فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا، پھر سمندر نے اسے اور اس کے لشکروں کو جس طرح اپنے اندر ڈبویا، اس کی حقیقت بس اللہ ہی جانتا ہے اور وہ سارے کے سارے غرق ہو کر ہلاک ہو گئے اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بچ گئے۔

(79) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا کہ ان کے لیے کفر خوشنما بنایا اور انھیں باطل کے ساتھ دھوکا دیا اور راہِ ہدایت کی طرف ان کی راہنمائی نہ کی۔

(80) ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے لشکروں سے بچانے کے بعد کہا: اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمھیں تمھارے دشمن سے نجات دی اور تم سے وعدہ کیا کہ ہم کوہِ طور کے دامن میں واقع وادی کے دائیں جانب موسیٰ علیہ السلام سے کلام کریں گے۔ ہم نے تم پر تیہ کے میدان میں اپنی نعمتوں میں سے شہد کی طرح میٹھا مشروب (منّ) اور بٹیر سے ملتا جلتا نہایت عمدہ گوشت والا چھوٹا سا پرندہ (سلویٰ) نازل کیا۔

(81) ہم نے تمھیں جو حلال کھانے دیے ہیں، ان میں سے لذیذ چیزیں کھاؤ اور ہم نے تمھارے لیے جو چیزیں حلال کی ہیں، ان سے تم ان چیزوں کی طرف تجاوز نہ کرو جو ہم نے تمھارے لیے حرام کی ہیں، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ ہلاک ہو گیا اور دنیا و آخرت میں بد بخت ٹھہرا۔

(82) بلا شبہ میں اس شخص کو بہت زیادہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہوں جس نے میرے حضور توبہ کی اور ایمان لا کر نیک عمل کیے، پھر حق پر ڈٹ گیا۔

(83) اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے رخصت ہونے میں کس لیے جلدی کی اور انھیں پیچھے چھوڑ کر خود آگے آ گئے؟

(84) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ بھی میرے پیچھے پیچھے ہی ہیں، ابھی آ جاتے ہیں اور میں تیری طرف اپنی قوم سے اس لیے آگے نکل آیا ہوں تاکہ میرے تیری طرف جلدی کرنے سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

(85) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قوم کو تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے، ہم نے انھیں بچھڑے کی عبادت میں مبتلا کر دیا ہے۔ سامری نے انھیں اس کی عبادت کی دعوت دی، اس طرح اس نے انھیں گمراہ کر دیا۔

(86) قوم کے بچھڑا پوجنے کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام غصے سے اپنی قوم کے پاس واپس گئے۔ انھیں ان کے بارے میں بڑی پریشانی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہایت اچھا وعدہ نہ کیا تھا کہ وہ تم پر تورات نازل کرے گا اور تمھیں جنت میں داخل کرے گا؟ کیا تم پر بہت لمبا عرصہ گزر گیا تھا کہ تم اسے بھول گئے؟ یا اپنی اس حرکت سے تم چاہتے ہو کہ تم پر تمھارے رب کا غضب نازل ہو اور تم پر اس کا عذاب آئے، اس لیے تم نے میری واپسی تک اطاعت پر قائم رہنے والے اس وعدے کی خلاف ورزی کی جو مجھ سے کیا تھا؟

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ مجرموں سے اس طرح انتقام لیتا ہے کہ اہلِ ایمان کے سینے اس سے شفا پاتے، ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور ان کے دلوں کا غصہ ختم ہو جاتا ہے۔
❀ سرکش لوگ اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے منحوس ہوتے ہیں کیونکہ وہ انھیں سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ خیر کی طرف ان کی رہنمائی کرتے نہ انھیں نجات کی راہ دکھاتے ہیں۔
❀ اللہ کی نعمتیں تقاضا کرتی ہیں کہ ان کی حفاظت کی جائے اور ان پر شکر کیا جائے جو ان میں اضافے کا سبب ہے اور ان کی ناقدری اللہ کے غضب کے نزول کا باعث بنتی ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمیشہ کے لیے بخشنے والا ہے جو شرک و کفر اور نافرمانی سے توبہ کرے، اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اور پھر اپنی موت تک اس پر ثابت قدم رہے۔
❀ جلد بازی اگرچہ مجموعی طور پر قابلِ مذمت ہے لیکن یہ دین کے معاملے میں قابلِ تعریف ہے (کہ انسان نیکی کے کام میں دیر نہ کرے)

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ
الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا
يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ ع
وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ
رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ
عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا
مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾
قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن
تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ
فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ
لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا
مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي
ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

4 ع 13 13

(87) موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا: اے موسیٰ! ہم نے آپ کے وعدے کی مخالفت اپنی مرضی سے نہیں کی بلکہ مجبوری کی حالت میں کی۔ درحقیقت ہم پر قومِ فرعون کے زیورات کا بوجھ لادا گیا تو ہم نے اس سے جان چھڑانے کے لیے اسے ایک گڑھے میں پھینک دیا۔ جونہی ہم نے وہ زیورات گڑھے میں پھینکے، سامری نے بھی وہ مٹی اس میں ڈال دی جو اس نے جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم والی جگہ سے لی تھی۔

(88) پھر سامری نے بنی اسرائیل کے لیے ان زیورات سے ایک بچھڑے کا بُت بناڈالا جس میں روح نہیں تھی۔ وہ گائے کی طرح آواز نکالتا تھا۔ ان میں سے سامری کے کرتب سے فتنے میں مبتلا ہونے والوں نے کہا: یہی تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے جسے وہ بھول گئے ہیں اور یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

(89) کیا بچھڑے کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو کر اس کی عبادت کرنے والوں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ بچھڑا ان سے کلام کرتا ہے نہ انھیں جواب دیتا ہے، نہ ان سے اور نہ کسی دوسرے سے تکلیف دور کرسکتا ہے اور نہ انھیں اور نہ ان کے علاوہ کسی اور کو نفع دیتا ہے؟

(90) یقیناً موسیٰ علیہ السلام کے ان کی طرف واپس آنے سے پہلے ہارون علیہ السلام نے ان سے کہا تھا: اس بچھڑے کو سونے سے ڈھالنے اور اس کے ڈکرانے میں صرف تمھارا امتحان ہے تاکہ مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں۔ اے میری قوم! بلاشبہ تمھارا رب وہ ہے جو رحمت کا مالک ہے، نہ کہ وہ جو نہ تو تمھارے لیے نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا چہ جائیکہ وہ تم پر رحم کرے، لہٰذا اس اکیلے کی عبادت کرنے میں میری پیروی کرو اور اس کے غیر کی عبادت چھوڑنے میں میری بات مانو۔

(91) بچھڑے کی عبادت کے فتنے میں پڑنے والوں نے کہا: ہم تو موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک بچھڑے کی عبادت پر قائم رہیں گے۔

(92) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا: تجھے کس چیز نے روکا تھا جب تو نے انھیں دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر بچھڑے کی عبادت میں گمراہ ہو گئے ہیں۔

(93) کہ تو انھیں چھوڑ کر میرے پیچھے آجاتا؟ کیا تو نے میرے اس حکم کی نافرمانی کی ہے جو میں نے تجھے ان پر اپنا نائب مقرر کرتے وقت دیا تھا؟

(94) جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کے فعل پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے اس کی داڑھی اور سر کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تو ہارون علیہ السلام نے ان سے شفقت کی درخواست کرتے ہوئے کہا: میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیں۔ میں ان کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے انھیں اکیلا چھوڑ دیا تو وہ منتشر ہو جائیں گے اور آپ کہیں گے کہ میں نے انھیں منتشر کیا ہے اور ان کے بارے میں آپ کی وصیت یاد نہیں رکھی۔ (95) موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تو بتا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اور تو نے یہ حرکت کیوں کی ہے؟ (96) سامری نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میں نے وہ دیکھا جو انھوں نے نہیں دیکھا۔ میں نے جبریل کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو میں نے اس کے گھوڑے کے قدموں کے نشانات سے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے ان پگھلے ہوئے اور بچھڑے کی شکل میں ڈھالے ہوئے زیورات پر ڈال دیا تو اس سے بچھڑے کا وجود بن گیا جو ڈکرانے لگا۔ یہ جو کچھ میں نے کیا، میرے دل نے میرے لیے اسی کو خوشنما بنا کر پیش کیا۔ (97) موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تو جا، جب تک تو زندہ رہے گا یہی کہتا رہے گا: نہ میں کسی کو ہاتھ لگاؤں گا نہ مجھے کوئی ہاتھ لگائے۔ اس طرح تو دھتکارا ہوا زندگی گزارے گا۔ بلاشبہ تیرے لیے قیامت کے دن مؤاخذے اور سزا کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اس وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرے گا۔ اپنے بچھڑے کی طرف دیکھ جسے تو نے اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت میں لگ گیا ہے، ہم اس پر آگ جلائیں گے حتی کہ وہ پگھل جائے، پھر ہم اسے سمندر میں بکھیر دیں گے تاکہ اس کا نام و نشان بھی نہ رہے۔

**فوائد:** ❀ حقائق مسخ کر کے لوگوں کو دھوکا دینا گمراہ لوگوں کا طریقۂ کار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال ہوتا دیکھ کر غصہ آنا قابلِ تعریف ہے۔ ❀ ان آیات میں یہ اصول بیان ہوا ہے کہ بدعتیوں اور نافرمان لوگوں کو دور کر دینا چاہیے، ان سے الگ تھلگ ہو جانا چاہیے اور میل ملاپ نہیں رکھنا چاہیے۔ ❀ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے غور وفکر کرنا واجب ہے۔

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ مِن لَّدُنَّا
ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُۥ يَحْمِلُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَٰلِدِينَ
فِيهِ ۖ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي ٱلصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ
ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَٰفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا
عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن
لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ (5 ع 15 14)
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَآ أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ
يَتَّبِعُونَ ٱلدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُۥ ۖ وَخَشَعَتِ ٱلْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ
فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيطُونَ بِهِۦ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ ٱلْوُجُوهُ لِلْحَيِّ ٱلْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا يَخَٰفُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا وَ
صَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ ٱلْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾



(98) اے لوگو! تمھارا معبود برحق صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور اس پاک ذات کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (99) اے رسول! جس طرح ہم نے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون، نیز ان دونوں کی قوم کی خبریں بیان کی ہیں، اسی طرح ہم آپ سے سابقہ انبیاء اور ان کی امتوں کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کو تسلی ہو۔ یقیناً ہم نے آپ کو اپنی طرف سے قرآن عطا کیا جس سے نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت پکڑتا ہے۔ (100) جس نے آپ پر نازل ہونے والے اس قرآن سے منہ پھیرا، اس پر ایمان نہ لایا اور اس میں موجود احکام پر عمل نہ کیا تو وہ قیامت کے دن بہت بڑے گناہ کا بوجھ اٹھائے ہوئے آئے گا اور دردناک عذاب کا حقدار ہوگا۔ (101) ایسے لوگ اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نہایت برا بوجھ ہے جسے وہ قیامت کے دن اٹھا کر آئیں گے۔ (102) جس دن دوبارہ اٹھانے کے لیے فرشتہ صور میں دوسری بار پھونکے گا اور کافروں کو ہم اس دن اکٹھا کریں گے تو آخرت کی ناقابلِ برداشت ہولناکی کی وجہ سے ان کے رنگ بدلے ہوئے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ (103) وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے: تم موت کے بعد برزخ میں تو صرف دس راتیں ہی رہے۔ (104) جو وہ سرگوشیاں کریں گے، ہم ان سے خوب باخبر ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے ڈھکی چھپی نہیں، جب ان میں سب سے زیادہ عقلمند اور سمجھ دار کہے گا: تم برزخ میں تو صرف ایک دن ٹھہرے ہو، اس سے زیادہ نہیں۔ (105) اے رسول! وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا تو آپ ان سے کہہ دیں: ان پہاڑوں کو میرا رب جڑ سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔ (106) اور زمین کو، جو انھیں اٹھائے ہوئے ہے، ایسا کر چھوڑے گا کہ وہ بالکل برابر ہو جائے گی جس پر کوئی عمارت ہوگی نہ سبزہ۔ (107) اور اس کی طرف دیکھنے والے اے شخص! تو اس کے پوری طرح ہموار ہونے کی وجہ سے کسی طرف غیر ضروری جھکاؤ دیکھے گا نہ اونچ نیچ۔ (108) اس دن لوگ محشر کی طرف بلانے اور پکارنے والے کی آواز کے پیچھے چلیں گے۔ وہ اس کی پیروی سے منہ پھیر کر دائیں بائیں نہیں ہوں گے اور رحمان کے سامنے تمام آوازیں ڈر اور خوف سے پست ہو جائیں گی اور تمھیں سوائے کھسر پھسر کے کچھ سنائی نہ دے گا۔ (109) اس عظیم دن میں کسی سفارشی کی کوئی سفارش کام نہ آئے گی مگر صرف اس کی جسے اللہ سفارش کی اجازت دے اور سفارش کے حوالے سے اس کی بات پسند کرے۔ (110) اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کے معاملے میں مستقبل میں لوگوں کو کیا پیش آنے والا ہے اور وہ جانتا ہے کہ انھوں نے دنیا میں کیا چھوڑا جبکہ تمام بندے مل کر بھی اللہ کی ذات اور صفات کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ (111) تمام لوگوں کے چہرے اس دن اس زندہ و قائم ذات کے سامنے نہایت عاجزی سے جھکے ہوں گے، جو بندوں کے معاملات کی تدبیر کرنے والی اور ان کے کاموں میں تصرف کرنے والی ہے۔ یقیناً وہ شخص برباد ہوا جس نے خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال کر گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (112) اور جو شخص نیک عمل کرے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ضرور اس کا پورا پورا بدلہ پائے گا۔ نہ اسے ظلم کا ڈر ہوگا کہ اسے ایسے جرم کی سزا ملے گی جو اس نے نہیں کیا اور نہ اپنے نیک اعمال کے ثواب کی کمی کا خوف ہوگا۔ (113) جس طرح ہم نے سابقہ لوگوں کے واقعات نازل کیے، ہم نے اس قرآن کو واضح عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں کئی طرح کی وعیدیں دھمکیوں اور ڈراووں کی صورت میں بیان کیں تاکہ وہ اللہ سے ڈریں یا قرآن ان میں نصیحت حاصل کرنے یا عبرت پکڑنے کی سوچ پیدا کرے۔

**فوائد:** ❀ پورا قرآن عظیم تمام اقوامِ عالم، معاشروں اور افراد کے لیے وعظ و نصیحت ہے اور پوری انسانیت کے لیے شرف اور فخر ہے۔ ❀ سفارش کسی کو فائدہ نہیں دے گی سوائے اس کی سفارش کے جسے رحمان اجازت دے گا اور اس کے لیے سفارش کرنا پسند کرے گا۔ ❀ قرآن مجید جن احکام پر مشتمل ہے، وہ نہایت عمدہ ہیں۔ ان کی خوبیوں اور کمال کی گواہی عقل اور فطرت دیتی ہے۔ ❀ قرآن مجید کے ساتھ تعامل اور برتاؤ کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے، اس کے احکام مانے جائیں، اس کی تعظیم کی جائے اور اس کے نور سے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی لی جائے، نیز اسے سیکھنے سکھانے کے ذریعے سے اس پر پوری توجہ دی جائے۔ ❀ قیامت والے دن مجرموں کے پچھتاوے کا ذکر، اس طرح کہ انھوں نے بہت سا وقت ضائع کیا اور اسے غفلت و کاہلی میں گزار دیا، نفع مند چیزوں سے منہ موڑے رکھا اور نقصان دہ امور پر توجہ کیے رکھی۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ
اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
ع 6 11 15 اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ
لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ
الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ
فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ
عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾



(114) چنانچہ اللہ تعالیٰ نہایت بلند، ہر عیب سے پاک اور عظمت و جلال والا ہے۔ وہ ایسا بادشاہ ہے جس کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ وہ ذات حق ہے اور اس کا قول بھی حق ہے، وہ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے جو مشرک اس سے منسوب کرتے ہیں۔ اے رسول! آپ جبریل کے ساتھ قرآن کی قراءت میں جلدی نہ کریں حتی کہ وہ آپ کو پہنچا کر فارغ ہو جائے (تو پڑھیں) اور کہیں: میرے رب! جو علم تو نے مجھے سکھایا ہے، اس میں اضافہ فرما۔ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا اور اس میں فرعون کے حق سے منہ موڑنے اور بنی اسرائیل کی غفلت کا بیان کیا تو بھولے ہوئے کو اللہ کی اطاعت کی طرف لوٹنے کی ترغیب دینے کے لیے آدم علیہ السلام کا واقعہ ذکر کر دیا، فرمایا: (115) یقیناً اس سے پہلے ہم نے آدم (علیہ السلام) کو درخت سے نہ کھانے کی تاکید کی اور انھیں اس سے منع کر دیا اور ہم نے اس کے بُرے انجام سے بھی انھیں آگاہ کیا مگر وہ ہماری نصیحت کو بھول گئے، درخت سے کھا لیا اور اس سے صبر نہ کر سکے۔ ہم نے انھیں اپنی نصیحت کی حفاظت میں عزم و ارادہ کی قوت والا نہیں پایا۔ (116) اے رسول! یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو تعظیمی سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو ان کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہیں تھا۔ اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ (117) تو ہم نے کہا: اے آدم! بلا شبہ ابلیس تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، لہٰذا وہ اپنے وسوسوں کے ذریعے سے تمھیں اور تمھاری بیوی کو اپنے پیچھے لگا کر جنت سے نہ نکلوا دے اور پھر تمھیں مشقتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔ (118) بلا شبہ یہ اللہ کے ذمے ہے کہ وہ تمھیں جنت میں کھلائے گا تو تم بھوکے نہیں رہو گے اور تمھیں پہنائے گا تو تم کبھی بے لباس نہیں ہو گے۔ (119) تمھیں پلائے گا تو تمھیں پیاس نہیں لگے گی اور تمھیں سایہ نصیب کرے گا تو تمھیں سورج کی گرمی نہیں پہنچے گی۔ (120) پھر شیطان نے آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ ڈالا اور ان سے کہا: کیا تمھیں ایک درخت کے بارے میں بتاؤں جو اس سے کھائے گا وہ کبھی نہیں مرے گا، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہے گا اور اسے ایسی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی جس پر کبھی زوال آئے گا نہ وہ ختم ہو گی؟ (121) پھر آدم اور حوا علیہما السلام نے اس درخت سے کھا لیا جس کے کھانے سے ان دونوں کو روکا گیا تھا تو ان دونوں کے سامنے ان کی چھپی ہوئی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں۔ وہ دونوں جنت کے پتے اتارنے اور ان کے ساتھ اپنی شرمگاہیں چھپانے لگے۔ آدم نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی جب انھوں نے درخت کے پھل سے اجتناب کرنے کے حکم الٰہی پر عمل نہ کیا اور ایک ایسا کام کیا جو ان کے لیے جائز نہ تھا۔ (122) پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں چن لیا اور ان کی توبہ قبول فرمائی اور انھیں سیدھے راستے کی توفیق دی۔ (123) اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام سے کہا: تم دونوں اور ابلیس جنت سے نیچے اتر جاؤ، اب وہ تمھارا دشمن ہے اور تم دونوں اس کے دشمن ہو۔ اگر تمھارے پاس میری طرف سے میرے راستے کا بیان آیا تو تم میں سے جس نے میرے راستے کے بیان کی پیروی کی، اس پر عمل کیا اور اس سے انحراف نہ کیا تو وہ حق سے بھٹکے گا نہ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہو کر بدنصیب ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (124) اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیر لیا، اسے قبول نہ کیا اور اس پر لبیک نہ کہا تو دنیا میں اور برزخ میں اس کی گزران تنگ ہو جائے گی اور ہم میدان محشر میں اسے آنکھوں سے اندھا اور دلیل سے عاری ہانک کر لائیں گے۔ (125) اللہ کے ذکر سے منہ موڑنے والا یہ شخص کہے گا: اے میرے رب! آج تو مجھے اندھا کر کے کیوں لایا جبکہ میں دنیا میں اچھا بھلا دیکھتا تھا؟ (126) اللہ تعالیٰ اس کے رد میں فرمائے گا: تو نے دنیا میں اسی طرح کیا تھا۔ تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان سے منہ پھیر لیا اور انھیں چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح آج تجھے عذاب میں بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے گا۔

**فوائد:** ❀ حصولِ علم میں آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور علم حاصل کرنے اور سننے والے کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے سنے حتی کہ املاء کرانے والا اور استاد متعلقہ موضوع کے بارے میں بات مکمل کر لے۔ ❀ آدم علیہ السلام بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول گئی اور نہ وہ اپنی پختہ بات پر قائم رہے اور نہ ان کی اولاد۔ اور آدم علیہ السلام نے جلد توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں بخش دیا اور جو اپنے باپ کے مشابہ ہو (یعنی فوراً توبہ کر لے) تو وہ ظالم نہیں۔ ❀ توبہ کی فضیلت، کیونکہ آدم علیہ السلام توبہ کے بعد پہلے سے بھی زیادہ اچھے ہو گئے۔ ❀ کافروں اور گمراہ لوگوں کے لیے دنیا کی گزران تنگ ہوتی ہے، اور برزخ اور آخرت میں بھی ان کی گزران نہایت تنگ ہو گی۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ 7 ع 13 16
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾
فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ڏ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا
نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا
لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع 8 ع 17



(127) اور حرام شہوات میں غرق ہونے والوں اور اپنے رب کی طرف سے واضح دلائل کے باوجود ایمان سے منہ پھیرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ یقیناً اللہ کا عذاب جو انھیں آخرت میں ملے گا، وہ دنیا کی تنگ گزران اور برزخ کی زندگی سے زیادہ ہولناک، سخت اور دائمی ہوگا۔

(128) کیا مشرکوں کے سامنے ان امتوں کی کثیر تعداد کے حالات واضح نہیں جنھیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا؟ وہ ان ہلاک شدہ امتوں کے گھروں میں چلتے پھرتے اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کے نشانات دیکھتے ہیں۔ بلاشبہ ان بہت سی امتوں پر جو ہلاکت اور تباہی و بربادی آئی، اس میں عقل والوں کے لیے یقیناً بہت سی عبرتیں ہیں۔

(129) اے رسول! اگر آپ کے رب کی طرف سے یہ بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی کہ وہ کسی پر حجت قائم کرنے سے پہلے عذاب نازل نہیں کرے گا اور اس کے ہاں ان کے لیے مقررہ مدت نہ ہوتی تو ان کے عذاب کے حقدار ٹھہرنے کی وجہ سے وہ ضرور جلد انھیں عذاب دے دیتا۔

(130) سو اے رسول! آپ کو جھٹلانے والے جن باطل اوصاف کو آپ سے منسوب کرتے ہیں، اس پر صبر کریں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی خوب تسبیح کریں سورج طلوع ہونے سے پہلے نمازِ فجر میں اور غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر میں اور رات کی گھڑیوں، یعنی نماز مغرب اور عشاء میں، اور دن کا پہلا آدھا حصہ ختم ہونے پر سورج ڈھلنے کے بعد نمازِ ظہر میں اور دن کا دوسرا آدھا حصہ ختم ہونے پر نماز مغرب میں۔ اس امید پر کہ آپ اللہ سے وہ ثواب حاصل کرلیں جس سے آپ خوش ہو جائیں۔

(131) آپ ان جھٹلانے والے مختلف گروہوں کی اس دنیاوی شان وشوکت کو نہ دیکھیں جو ہم نے انھیں آزمانے کے لیے عطا کر رکھی ہے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب کچھ جو ہم نے انھیں عطا کیا ہے، ختم ہونے والا ہے اور آپ کے رب کا ثواب جس کا اس نے آپ سے وعدہ کیا ہے حتی کہ آپ راضی ہو جائیں، اس ختم ہونے والے دنیاوی مال ومتاع سے جو اس نے انھیں عطا کیا ہے، بہت بہتر اور دائمی ہے کیونکہ وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

(132) اے رسول! اپنے اہل وعیال کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیں اور خود بھی اسے باقاعدگی سے ادا کریں۔ ہم آپ سے خود آپ کی ذات یا کسی دوسرے کے لیے رزق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ہم آپ کے رزق کے ذمے دار ہیں۔ دنیا وآخرت میں اچھا انجام ان پرہیزگار لوگوں کا ہے جو اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم بجالاتے ہیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔

(133) نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے ان کافروں نے کہا: محمد (ﷺ) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں لاتے جو آپ کی سچائی کی دلیل ہو اور یہ واضح کرے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ کیا ان جھٹلانے والوں کے پاس قرآن نہیں آیا جو اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے؟

(134) اگر نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے ان لوگوں کی طرف کوئی رسول بھیجنے اور کتاب نازل کرنے سے پہلے ان کے کفر وعناد کی وجہ سے ہم ان پر کوئی عذاب نازل کر کے انھیں ہلاک کر دیتے تو وہ قیامت کے دن اپنے کفر سے معذرت کرتے ہوئے ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تو نے دنیا میں ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس پر ایمان لاتے اور تیرے عذاب کی وجہ سے جو ذلت اور رسوائی اٹھا رہے ہیں، اس سے پہلے ہی اس کی لائی ہوئی آیات کی پیروی کرتے؟ (135) اے رسول! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: ہم اور تم سب اللہ کے حکم کے منتظر ہیں، لہٰذا تم بھی انتظار کرو۔ بہت جلد تمھیں ضرور پتہ چل جائے گا کہ سیدھے راستے پر کون ہے؟ اور کون ہدایت یافتہ ہیں، ہم یا تم؟

**فوائد:** ❀ منہ پھیرنے والوں کی طرف سے دی جانے والی تکلیفیں برداشت کرنے میں مددگار اسباب میں سے یہ ہے کہ فارغ اوقات میں اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کی جائے۔ ❀ جب بندے کا میلان اور رجحان دنیا کی زیب وزینت کی طرف زیادہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی ان ختم ہو جانے والی نعمتوں اور آخرت کی دائمی نعمتوں کا موازنہ کرے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ وہ نماز کا صحیح طور پر اہتمام کرے، اسے جب کوئی اہم معاملہ پیش آ جائے تو نماز ادا کرے، اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی میں انھیں بار بار کہتا رہے۔ ❀ پرہیزگاروں کے لیے قابلِ تعریف اور نہایت خوبصورت انجام جنت ہے۔